روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 449
خطبہ نمبر 24
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

جلد 45-80 نمبر 195 | جمعرات-3 ربیع الثانی-1416ھ '31 ظہور 1374ھش '31 -اگست 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحصیل دین کے بعد طبابت کا پیشہ بہت عمدہ ہے

پاس کے خیال میں مستغرق ہو کر اپنی صحت خراب کر لینا ایک مکروہ خیال ہے۔ اول زمانہ کے لوگ علم اس لئے حاصل کرتے تھے کہ توکل اور رضاء الٰہی حاصل ہو۔ اور طبابت تو ایسا فن ہے کہ اس میں پاس کی ضرورت ہی کیا ہے؟ جب ایک طبیب شہرت پا جاتا ہے تو خواہ فیل ہو مگر لوگ اسکی طرف رجوع کرتے ہیں۔
تحصیل دین کے بعد طبابت کا پیشہ بہت عمدہ ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اللہ دراصل تمام صفاتِ حسنہ یا تمام اسماء کا منبع بھی ہے اور مرجع بھی ہے۔ اللہ کے لفظ سے صفات پھوٹتی ہیں اور اللہ ہی کی طرف واپس لوٹتی ہیں

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 17 امان 1374ھش مطابق 17 مارچ 1995ء بمقام بیت الفضل لندن۔ (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

(-) حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا

وہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اس نے تمہارے اپنے نفوس میں سے تمہارے لئے جوڑے بنائے اور جانوروں میں سے بھی یعنی انعام میں سے' مویشیوں میں سے بھی جوڑے بنائے۔ تمہیں وہ زمین سے اگاتا ہے یعنی لفظی ترجمہ ہے بیج ڈال کر جس کو اگایا جاتا ہے اس کے لئے لفظ "ذرا" استعمال ہوتا ہے تو وہ زمین میں تمہیں اگاتا ہے یعنی پرورش فرماتا ہے (-) اس جیسا اور کوئی نہیں ہے۔ ان تمام صفات میں کچھ ملتی جلتی باتیں تمہیں دکھائی دیں گی مگر درحقیقت مخلوق کی صفات سے خدا کی صفات کاملہ تک پہنچنا ممکن نہیں ہے۔ اس کے مقاصد کا کچھ شعور حاصل ہو جاتا ہے۔ جتنا وہ چاہے' مگر ذات کا فہم ناممکن ہے۔ کیونکہ (-) اس جیسا کوئی اور نہیں (-) اور سنتا بھی ہے اور دیکھتا بھی ہے اور بہت سننے والا اور بہت دیکھنے والا ہے۔

اس سے پہلے یہ بیان فرما کر یہ بھی ظاہر فرما دیا کہ تمہاری سماعت کی طاقتیں اور طرح کی ہیں اللہ تعالیٰ کی سماعت کی طاقتیں اور طرح کی ہیں۔ یہ جو تم دیکھنا کہتے ہو وہ اور چیز ہے۔ جسے خدا دیکھنا کہتا ہے وہ اور مضمون ہے کیونکہ اس جیسا کوئی نہیں۔ (-) آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اس کے ہاتھ میں ہیں۔ یعنی کوئی مسئلہ بھی حل نہیں ہو سکتا' کوئی عقدہ کھل نہیں سکتا جب تک کہ خدا کوئی کنجی نہ تھمائے۔ اس کے بغیر خدا کا تصور کامل ہونا تو بہت دور کی بات یعنی ناممکن ہے' اس کی مخلوق کا تصور بھی درست نہیں ہو سکتا۔ جب تک اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے ان کو سمجھنے اور حل کرنے کی کنجیاں عطا نہ کرے (-) جس کے لئے چاہتا ہے اپنا رزق بسیط فرما دیتا ہے اس کو پھیلا دیتا ہے' کھول دیتا ہے۔ (-) اور تنگ بھی کرتا ہے اور اندازے بھی مقرر فرماتا ہے۔ بے حساب بھی دیتا ہے اور ناپ تول کر بھی دیتا ہے۔ (-) یقیناً وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

(-) گزشتہ خطبے میں اسی مضمون کو سمجھانے کے لئے فلسفی جس راستے سے خدا تک پہنچے یا خدا کے نہ ہونے کا نتیجہ پیدا کرنے کے لئے کوششیں کرتے رہے ہیں ان سے متعلق میں نے مختصراً ذکر کیا تھا۔ اس وقت مجھے خود محسوس ہو رہا تھا کہ وہ جو سامنے بیٹھے ہیں ان میں سے کم ہی ہیں جو اس مضمون میں میرا ساتھ دے رہے ہیں اور جو دور بیٹھے ہوئے مختلف علوم کے درجوں پر ہیں ان کے متعلق کافی رحم آ رہا تھا کہ یہ بے چارے کس مصیبت میں پھنس گئے۔ لیکن میری بھی ایک مجبوری تھی اور ہے۔ یہ مضمون ایسا کہ اس راستے سے گزرے بغیر (-) تشریح نہیں ہو سکتی تھی (-)

(-) میں نے بتایا تھا کہ انسانی آنکھیں کیسی ہی روشن کیوں نہ ہوں' انسانی نظر کیسی ہی تیز کیوں نہ ہو' خود اپنی کوشش سے خدا کا ادراک نہیں کر سکتیں۔ اور اس ضمن میں انسانی کوششوں کی کچھ مثالیں دینا لازم تھا اور ان میں سے بھی میں نے وہ مثالیں چنیں جو دنیا کے چوٹی کے فلسفے' جن کے ناموں کا تمام دنیا میں شہرہ ہے اور کوئی دنیا کا حصہ نہیں جہاں ان کا نام نہ پہنچا ہو اور زمانے گزر گئے مگر ان کی عقل و دانش اور منطق جو صلاحیتیں تھیں ان کو کسی نے ناقص نہیں دیکھا' ناقص نہیں پایا' بلکہ آج بھی آجکل کے فلسفے بھی ان کی اتباع کرتے ہیں اور بہت سے موجودہ دور کے فلسفے انہیں کے فلسفوں کی بنیاد پر قائم ہوئے ہیں۔ اشتراکیت کا فلسفہ بھی ارسطو کے مضامین میں ملتا ہے بڑی وضاحت کے ساتھ اور افلاطون اور ارسطو دونوں ہی دراصل ایک ہی سلسلے کی دو کڑیاں ہیں۔ افلاطون جن باتوں کا آغاز کرتا ہے ارسطو ان کو آگے بڑھا دیتا ہے۔ اور پھر زیادہ گہری چمک پیدا کرتا ہے۔ زیادہ واضح استدلال کے ساتھ ان کے اندر فرق پیدا کرتا ہے۔ یہ باتیں ان کی طرف منسوب کرکے خدا کے تعلق میں مجھے لازماً کہنا تھیں ورنہ آپ کو نہ سمجھ آتی (-) پس اتنی بات تو آپ کو سمجھ آگئی اور یہی کافی ہے۔ ارسطو اور افلاطون اور اس جیسوں کے فلسفے سمجھ آئیں یا نہ آئیں آپ نے کچھ نہیں کھویا' اگر یہ بات جان جائیں کہ جو کچھ انہوں نے پانے کی کوشش کی' اپنی ذات کی کوشش سے وہ ایسی نہیں کہ اسے نہ سمجھ کر آپ نے کچھ کھو دیا ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں کوئی بھی غور ممکن نہیں جب تک خدا اس کی خود مدد نہ فرمائے اور اتنا ہی اللہ تعالیٰ کی ذات کی فہم انسان کو عطا ہو سکتی ہے جس حد تک اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے اور اجازت دے اس سے زیادہ ممکن نہیں ہے۔

پس اب جب آپ سوچیں کہ اس خطبے میں کیا باتیں کہہ رہا تھا' جس خدا کے تصور تک ارسطو پہنچا ہے بالآخر وہ ایک فلسفہ ہی ہے اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ ایک منطقی تصور ہے جس کے ساتھ کوئی ذاتی تعلق قائم نہیں ہوتا' کوئی تخلیقی تعلق قائم نہیں ہوتا' کوئی شکر کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا' انسان اس کے سامنے جھکتا نہیں ہے۔ اور وہ تصور وہیں ٹھہر جاتا ہے آگے مسائل کو حل نہیں کرتا گویا ایک مسئلہ ہے جسے حل کیا گیا ہے۔ مگر (کلام الٰہی) جس خدا کا ذکر کرتا ہے وہ تمام مسائل کا حل کرنے والا ہے۔ وہ ایسی خوبیوں کا مالک ہے کہ اس سے بے اختیار محبت ہونا ایک طبعی امر ہے اور تمام فیض اسی کا جاری ہے اور اس سے تعلق کے نتیجے میں اس فیض کو بڑھایا جا سکتا ہے۔

پس وہ خدا جس کو (کلام الٰہی) نے ظاہر کیا ہے یعنی اللہ نے اپنے وجود کا (کلام الٰہی) میں تعارف فرمایا وہ اور چیز ہے اور فلسفیوں کا حاصل کردہ خدا ایک اور چیز ہے۔ زیادہ سے زیادہ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ جو لوگ خدا تک پہنچے کسی حد تک بھی گرتے پڑتے لیکن ایک کوشش تھی ویسی ہی بات ہے جیسے حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) نے فرمایا۔ وہ خوش قسمت ہے جو گر پڑ کے اس مجلس میں جا پہنچے۔ کبھی پاؤں پہ سر رکھا کبھی دامن سے جا لپٹے۔ پہنچے تو ہیں مگر یہ توفیق نہیں ملی کہ کبھی پاؤں پہ سر رکھے' کبھی دامن سے جا لپٹے یہ اہل اللہ ہی کو توفیق ملتی ہے۔ ان کو ملتی ہے جو (کلام الٰہی) سے خدا کا تصور حاصل کرتے ہیں اور (کلام الٰہی) کے ساتھ اس تصور میں آگے فلسفے اور منطق کی باریکیاں آئیں نہ آئیں مقصد حاصل ہو گیا۔

اب جب میں خدا کا تعارف کرواؤں گا جو اللہ نے خود (کلام الٰہی) میں فرمایا ہے' جس کا ذکر احادیث میں ملتا ہے' جس کا ذکر حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اپنے خداداد گہرے عرفان سے لے کر ہمارے لئے نسبتاً آسان زبان میں بیان فرمایا۔ نسبتاً آسان زبان اس لئے کہ وہ زبان بھی بہتوں کے لئے مشکل ہے لیکن براہ راست اگر سمجھیں تو بہت مشکل معاملات تھے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی زبان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

میں وہ نسبتاً آسان ہو گئے' اتنے آسان ہو گئے' کہ غور کریں اور بار بار مطالعہ کریں تو وہ سمجھ آسکتے ہیں۔ اسی لئے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اپنی تحریرات کو بار بار پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ ایک تو یہ تھا میرا تاثر اور اس کی میں نے وجہ بتائی ہے کہ وہ مجبوری تھی اس کے بغیر چارہ نہیں تھا اور ایک فائدہ تو بہرحال حاصل ہوا ہے۔ میں نے یہاں جب پتہ کروایا کہ لوگوں سے پوچھو تو یہی کہ کیا حال ہوا تو عورتوں کی طرف سے تو یہی رپورٹ ملی کہ انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے یہ کہا کہ جی بس اوپر سے گزرا ہے اور مردوں کی طرف سے مختلف آراء تھیں۔ ایک نے کہا کہ ہم خوب سمجھ گئے تو بعض نے کہا کہ کچھ سمجھ آئی بڑا زور لگانا پڑا۔ بعض نے کہا کہ بس تبرکاً بیٹھے رہے ہیں بس اس سے زیادہ کچھ حاصل نہیں ہوا۔ مگر باہر سے جو خطوط آئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ دور بیٹھے کوئی افریقہ کے ملک میں' کوئی جاپان میں' کوئی کسی اور جگہ ان مضامین کو بڑے غور سے سن کر سمجھ بھی چکا ہے بہت حد تک۔ اور ان کے تبصروں سے پتہ چلتا ہے کہ مسلسل وہ مضمون میں ساتھ دیتے رہے اور اس مضمون سے پھر اور باتیں بھی پھوٹیں۔

چنانچہ ایک خاتون کا ایک خط آیا ہے جس میں اس نے کہا کہ آپ جو بات بیان کر رہے ہیں کیا یہ جائز ہوگا میرے لئے کہ اس کے طبعی نتیجے کے طور پر یہ بھی نتیجہ نکالوں۔ بہت باریک نتیجہ تھا اور بعینہٖ وہی نتیجہ آخر میں نے آپ کے سامنے پیش کرنا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو اللہ تعالیٰ نے ایسی جلا عطا کی ہے وہ سمجھ گئیں اور وہ نتیجہ نکالا۔ کچھ اس میں کمزوری تھی وہ بہرحال درست کردی جائے گی مگر یہ پہنچ بھی بڑی چیز ہے۔ ایک ہمارے (مربی) ہیں انہوں نے ایسی چیز کی طرف توجہ دلائی جو میں نے بیان کرنی ہی تھی اور جب میں وہ پیش کر رہا تھا تو اسی وقت مجھے احساس تھا کہ یہ سوال پیدا ہوگا اور ہونا چاہئے اور اس کا حل پیش کرنا چاہئے۔ چنانچہ انہوں نے بالکل صحیح لکھا ہے کہ یہ سنتے ہوئے بہت سے مسائل حل ہوئے لیکن ایک سوال اٹھ کھڑا ہوا ہے اس کا بھی جواب دیں تو میں وہیں سے آج بات شروع کرتا ہوں۔

انہوں نے لکھا ہے کہ آپ نے جو "مالک یوم الدین" بھی فرمایا اور ساتھ یہ بھی کہا کہ صفات باری تعالیٰ میں زمانہ نہیں پایا جاتا تو مالک کی صفت تو زمانے کے ساتھ بندھی ہوئی ہے۔ یعنی قیامت کے دن وہ مالک ہوگا گویا اب مالک نہیں ہے۔ تو اس سوال میں کچھ سچائی اس حد تک تو پائی جاتی ہے کہ زمانے کے ساتھ اس صفت کو باندھا گیا ہے۔ پہلی صفات کو نہیں باندھا گیا۔ اللہ تو اسم ذات ہے۔ اللہ' پھر رب' پھر رحمان و رحیم۔ لیکن کسی کے ساتھ کوئی زمانے کا تعلق قائم نہیں فرمایا۔ جب مالک کہا تو "مالک یوم الدین" کہہ دیا۔ اور یوم الدین کی تعریف کیا ہے۔ دیکھیں اس میں کس حد تک زمانہ پایا جاتا ہے اور وہ پہلے معانی سے معارض ہے جو میں نے تعریف کی تھی کہ زمانہ دراصل اسی حد تک خدا کی ذات میں قابل اعتراض ہے جس حد تک اس کی ذات میں تبدیلی پیدا کرنے کا تقاضا کرے۔ اور یہی حقیقی تعریف ہے زمانے کی جو خالق کو مخلوق سے الگ کرتی ہے۔

جس ذات میں تبدیلی پیدا ہو رہی ہے اس کا آغاز بھی ہے اس کا انجام بھی ہے۔ ناممکن ہے کہ اس کا کوئی کنارہ نہ ہو۔ جس ذات میں تبدیلی نہیں ہو رہی وہ ذات ہمیشہ کے لئے قائم ہے اس کا کوئی کنارہ پکڑا جا ہی نہیں سکتا' عقل کے منافی بات ہے۔ لیکن اس کے سوا زمانے کے جتنے مطالب ہیں اور اچھے ہیں ان کا خدا سے تعلق ہے۔ ایک تعلق یہ ہے کہ مخلوق کے زمانے کے ساتھ ساتھ اللہ اپنی جلوہ گری فرماتا ہے جو اس کی ذات میں ہمیشہ سے صفات کے طور پر موجود ہے۔ لیکن مخلوق کی طلب' ان کے حالات ان کی قدروں کے مطابق' ان کے ظرف کے مطابق' جب جلوے دکھاتا ہے تو اس کی ذات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ گویا مخلوق کی تبدیلیاں خدا تعالیٰ کے تعلق میں مختلف صورتیں اختیار کرتی رہتی ہیں۔ کوئی تبدیلیاں منفی صورت میں جاری ہیں اور وہ تعلق توڑنے کا موجب بنتی چلی جاتی ہیں۔ کوئی تبدیلیاں مثبت سمت میں جاری ہیں اور وہ تعلق بڑھانے کا مطالبہ کرتی ہیں۔ تو اللہ دونوں سے برابر جلوہ گری میں اس بات کو پیش نظر رکھتا ہے یعنی بیک وقت وہ گرتے ہوئے لوگوں کے ساتھ اپنا تعلق گراتا چلا جاتا ہے۔ یہ بھی اس کا ایک جلوہ ہے۔ اور بیک وقت' اسی وقت میں جو تعلق بڑھانے کا استحقاق رکھتے ہیں ان سے تعلق بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ تو زمانہ ان معنوں میں نہیں پایا جاتا جن معنوں میں مخلوق میں پایا جاتا ہے۔ بیک وقت ایک انسان یہ نہیں ہو سکتا کہ اوپر بھی چڑھ رہا ہو' نیچے بھی گر رہا ہو۔ یہ دو ایسی حالتیں ہیں جو حادث حالتیں کہلاتی ہیں اور ان کا اجتماع انہیں میں ممکن ہے جن میں زمانہ پایا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی ذات جو زمانوں سے پاک ہے ان معنوں میں تو پاک ہے جو میں نے بیان کی ہے۔ مگر زمانے کے بعض معنے مخلوق کے حوالے سے اس میں ملیں گے۔ آج ایک تعلق ہے کل دوسرا تعلق ہے۔ پرسوں تیسرا تعلق ہے مگر صفات وہی ہیں۔ اور تعلق کے بدلنے کی وجہ مخلوق کی تبدیلی ہے نہ کہ خالق کی تبدیلی۔ تو ایک یہ مضمون ہے جس کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ "مالک یوم الدین" کو زمانے سے کیوں باندھا گیا ہے اور اس کا کیا مطلب ہے۔ اول مطلب تو اس کا وہی ہے جو (کلام الٰہی) نے پیش کیا ہے اور اسی مطلب میں دوسرے مطلب بھی آجاتے ہیں (-) وہ وقت یا وہ دور جب کہ (-) تمام تر فیصلے کی طاقتیں اور ملک کی طاقتیں خدا کی طرف لوٹ جائیں گی اور کسی اور میں نہیں پائی جائیں گی۔ اس مضمون میں ایک زمانہ بظاہر پایا جاتا ہے۔ مگر اس پر جب آپ مزید گہرا غور کریں گے تو معلوم ہوگا کہ ان معنوں میں زمانہ نہیں جو تبدیلی ذات کا مظہر ہو۔

دراصل اس آیت پر غور سے آپ کو سمجھ آئے گی کہ اللہ ہی کا ایک دوسرا نام ہے۔ اللہ ہی سے تعارف شروع ہوا ہے۔ (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) اور مالک پر یہ تعارف کمال کو پہنچا ہے۔ جس طرح (کلام الٰہی) جیسے آغاز فرماتا ہے اسی مضمون پر انجام فرماتا ہے۔ اسی طرح سورۃ فاتحہ کی یہ پہلی تعارفی آیت جس مضمون سے بات کو شروع کرتی ہے۔ اسی مضمون کو بدرجہ کمال وضاحت کے ساتھ پیش کرنے کے بعد اسی پر اختتام فرماتی ہے۔ اللہ کا کیا مطلب ہے اس مضمون کی طرف میں اس کے بعد آؤں گا پھر بات اور بھی زیادہ کھل جائے گی۔ لیکن یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس مالک یوم الدین کا یہ مطلب نہیں ہے کہ صرف آخرت کا دن' مرنے کے بعد ایک ایسا زمانہ آئے گا جب کہ وہ "مالک یوم الدین" ہوگا۔ اس دنیا میں مسلسل یہ "یوم الدین" بعض انسانوں کے لئے اور بعض قوموں کے لئے آتا چلا جاتا ہے۔ اور کبھی بھی زمانہ "یوم الدین" سے خالی نہیں ہے۔ ایک انسان جب موت کے کنارے پر پہنچتا ہے تو اس وقت وہ اس کا "یوم الدین" آجاتا ہے۔ "یوم الدین" کا مطلب ہے۔ وہ ان صفات سے عاری ہو جاتا ہے' ہو رہا ہے جو صفات اس نے اللہ تعالیٰ سے حاصل کی تھیں اور اپنی ذاتی بنا بیٹھا تھا۔ کلیۃً ان صفات کو اس سے جو واپس لینے کا وقت آ رہا ہے یہ اس کا "یوم الدین" ہے۔

اور (-) یہ مضمون کہ امر سارا اللہ ہی کے لئے ہے یہ اس وقت بہت کھل کر ہمارے سامنے آتا ہے۔ پھر قوموں کے عروج اور تنزل کی تاریخ کو دیکھیں ان کا یوم الدین ہماری آنکھوں کے سامنے تاریخ میں لکھا ہوا صاف موجود ہے کہ کس قوم کا "یوم الدین" کس وقت آیا اور کس وقت خدا کی پکڑ نے ان کو اپنی تمام طاقتوں سے عاری کر دیا۔ وہ نہتی ہو کر پھر اپنی اس ادنیٰ حالت کی طرف لوٹ گئیں جہاں سے اللہ نے ان کو ترقی دی تھی۔ تو کوئی امر کسی کے لئے ذاتی امر نہیں ہے کوئی ملکیت اس کی ذاتی ملکیت نہیں ہے۔ پھر جب انسان مرتا ہے تو اپنی جائیداد کا مالک کیسے رہتا ہے۔ اس کا یوم الدین تو آگیا۔ اگر ظاہری جائیداد کے معنے لئے جائیں صفات کے علاوہ تو وہ بھی سب کچھ اس کے ہاتھ سے نکل جاتا ہے اس کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا تو ہماری ملکیتیں بھی عارضی ہیں' ہماری صفات بھی عارضی ہیں اور "یوم الدین" خدا کا ہر آن ہر لحہ جاری و ساری ہے۔ اور اس کو اگر آنکھیں کھول کر آپ غور سے دیکھیں تو کائنات کے تمام مظاہر میں "یوم الدین" دکھائی دیتا ہے۔ ہر چیز ساتھ ساتھ جزا بھی پا رہی ہے اور سریع الحساب کا یہ مطلب ہے۔ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "سریع الحساب" اور قیامت کے دن پکڑے جاؤ گے تو سریع الحساب کیسے ہوا۔ سریع الحساب یہ ہے کہ ساتھ ساتھ وہ جزاء کا نظام جاری کرتا چلا جاتا ہے۔ اور وہ جزاء تمہیں دکھائی دے یا نہ دے تمہاری تقدیر میں لکھی جارہی ہے اور فیصلے ہو رہے ہیں تمہاری روح کی ایک منحوس شکل بھی بن رہی ہے جو جہنم کے لائق ہے ایک حسین اور دلکش شکل بھی بن رہی ہے جو جنت کے لائق ہے اس کی تیاریاں ہیں۔ ایک انسان کائنات میں جو قدرت کے مظاہر کو دیکھے' اس کے عمل کو دیکھے تو سارا "یوم الدین" ہی ہے اس کے سوا ہے ہی کچھ نہیں۔

اس آیت کے تعلق میں جب ہم دوبارہ چلتے ہیں تو اللہ دراصل تمام صفات حسنہ یا تمام اسماء کا منبع بھی ہے اور مرجع بھی ہے۔ اللہ کے لفظ سے صفات پھوٹتی ہیں اور اللہ ہی کی طرف واپس لوٹتی ہیں۔ پس اللہ کے تعلق میں فرمایا وہ رب العالمین ہے۔ اور ہم نے دیکھا کہ وہ رب العالمین تو ہے مگر کچھ لوگ بھی رب بنتے ہیں اور ربوبیت میں کچھ نہ کچھ حصہ پاتے ہیں۔ رحمان ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ مائیں بھی رحمان ہیں اور دوست بھی اور اقارب بھی اور محبت میں مبتلاء لوگ بھی رحمان ہو جاتے ہیں۔ وہ اچھا بدلہ دینے والا اور بار بار بدلہ دینے والا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض مزدوروں سے بھی بہت حسن سلوک کرتے ہیں' بہت احسان کا سلوک کرتے ہیں ان کے حقوق سے بڑھ کر ان کو بدلہ دیتے ہیں تو رحیمیت میں بھی ایک قسم کا حصہ پا گئے۔ مگر ان سب باتوں کے باوجود ان پر زور نہیں ڈالا۔ مالک پر جو زور ڈالا ہے اس کی دو وجوہات ہیں۔ ان چیزوں میں وہ حصہ تو پاتے ہیں مگر تھوڑے خوش نصیب ہیں۔ جو کچھ حصہ پاتے ہیں اور وہ بھی عارضی اور معمولی سا۔ اس کے باوجود مالک سب بنے بیٹھے ہیں۔ اور ملکیت میں کسی غیر کو برداشت نہیں کرتے اور تمنا بھی یہ ہے کہ ہم ہر چیز کے مالک بن جائیں۔ تو مالک کی صفت ان کی ذات میں اتنا جوش دکھاتی ہے کہ ہر دوسری صفت پر غالب اور جو کچھ ان کا ہے وہ بڑے تکبر اور غرور سے کہتے ہیں یہ ہمارا ہے' یہ ملک ہمارا ہے۔ یہ سب ملکیت کے دعوے ہیں جن پر ساری دنیا میں جنگیں اور لڑائیاں اور ایک سے دوسرے مقابلے جاری ہیں۔ لیکن رحمان کا دعویٰ کوئی انسان شاید ہی کرے کیونکہ اس کے تقاضے بہت ہیں۔ ہر دعوے کے ساتھ ایک فیض کا پھوٹنا لازم ہے۔ مالک کے ساتھ وہ سمجھتے ہیں کوئی فیض کا پھوٹنا یعنی ہماری طرف سے فیض جاری ہونے کا مضمون کوئی تعلق نہیں رکھتا مالک کے ساتھ۔ کیونکہ مالک کا یہ مضمون سمجھ آجاتا ہے کہ جو چاہے کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ٹھیک ہے مالک ہیں ہم جو چاہیں کریں۔ تو جو چاہیں کریں تو وہ چاہتے ہیں کہ کریں اور وہ بن جاتے ہیں اور جو چاہیں کریں کی خواہش ایسی ہے کہ نہ دنیا کا قانون پھر دیکھتے ہیں نہ خدا کا قانون دیکھتے ہیں دنیا میں مالک بنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیٹھے ہیں۔ اور جتنے فساد ہیں دنیا میں وہ بالآخر ملکیت سے تعلق رکھتے ہیں وہ جھوٹی ملکیتیں یا ان کا تصور یا ان کی خواہشات جو انسانی فطرت میں ہمیں جلوہ گر دکھائی دیتی ہیں جب وہ عمل دکھاتی ہیں تو دنیا میں فساد پھوٹتا ہے اور اس وقت رحمانیت، ربوبیت اور رحیمیت سے ہمیشہ ان کا تعلق کٹتا ہے تو رحمانیت اور رحیمیت اور ربوبیت سے تو انسان خود ہی تعلق توڑے بیٹھا ہے اور روزمرہ آئے دن ہمیں دکھائی دیتا ہے بڑی بڑی قومیں امیر قومیں جب ان کو ربوبیت کے موقعے ملتے ہیں غریب قوموں کی ربوبیت نہیں کرتیں۔ کبھی کرتی ہیں کبھی نہیں کرتیں۔ مگر شیوہ نہیں ہے۔ لیکن ملکیت کا شیوہ ایسا ہے کہ کوئی چھوٹا سا جزیرہ بھی ہاتھ آئے تو مجال ہے جو اسے ہاتھ سے جانے دیں۔ اور اس معاملے میں اپنے ہم عصروں اور اپنے رقیبوں اور اپنے ساتھیوں اور اپنے ہم پلہ لوگوں سے بھی لڑائیاں مول لیتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے "مالک یوم الدین" کہہ کے فرمایا ہے کہ دنیا میں تمہیں یہ دھوکے لگے ہوئے ہیں۔ کہتے ہو کہ رب تو وہ ہے مان جائیں گے، رحمان بھی مانیں گے، رحیم بھی مگر مالک ہم ہیں اور ملکیت میں ہمیں پورا اختیار ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "مالک یوم الدین" تم غور کرکے دیکھو تو دراصل جب بھی نتائج کا وقت آتا ہے خدا ہی مالک ہوتا ہے، اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اور آخرت کے حوالے سے اسی زمانے کے حوالے سے جب مالک فرمایا گیا ہے تو اس کا تعلق ان تمام صفات حسنہ سے بھی ہے جو پہلے بیان ہو چکی ہیں۔ وہ وقت ہوگا جب رحمانیت کی صفت بھی کامل طور پر خدا کی طرف لوٹ جائے گی۔ وہ وقت ہوگا جب رحیمیت کی صفت بھی کامل طور پر خدا کی طرف لوٹ جائے گی۔ ہر دوسرا تمام صفات سے عاری ہو جائے گا۔ وہ جو بعض دائروں میں مالک بنے بیٹھے ہیں وہ کسی دائرے میں بھی مالک نہیں رہیں گے اور یہ مضمون ہے آخری موت کا مضمون جو حقیقی معنی رکھتا ہے۔

سائنس دانوں کو سمجھانے کی خاطر میں بلیک ہول (Black Hole) کی مثال ان کے سامنے رکھ سکتا ہوں۔ جو Physicist بلیک ہول کا تصور پیش کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں، وہ یہ خوب جانتے ہیں کہ دراصل بلیک ہول نام ہے صفات سے عاری ہونے کا اور موت کی حقیقی تعریف ہی یہی ہے کہ صفات سے عاری ہو جاؤ۔ اگر صفات سے عاری ہو جائے چیز تو وہ عدم ہے پھر وہ وقت جبکہ خدا کے سوا سب کچھ عدم ہو جائے کسی کی کوئی ذاتی صفت باقی نہیں رہے گی۔ اور اس وقت اگر کسی بندے پر رحم کرتے ہوئے خاص محبت کے نتیجے میں وہ استثنائی سلوک فرمائے گا تو اس حد تک وہ خدا کی صفات کا جلوہ گر رہے گا جس حد تک اللہ نے اس کو امتیاز بخشا ہے، اس سے زیادہ کسی کی کوئی ذاتی صفت باقی نہیں رہے گی۔ یعنی خدا کی دی ہوئی صفت بھی واپس اللہ کی طرف لوٹ جائے گی۔

تو مالک دراصل اللہ ہی کا دوسرا نام ہے ان معنوں میں کہ اللہ سے تعارف کا آغاز فرمایا اور اللہ کا دراصل مطلب ہے "لا الہ" "کامل معبود" ایک ہی معبود جس کے سوا اور کچھ نہیں۔ یہی ہے اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں۔ یہ جو بحث ہے اس میں کچھ میں مزید حضرت (بانی سلسلہ) کے حوالے سے اور بعض دوسروں کے حوالے سے آپ کو سمجھاؤں گا۔ سردست یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ میں مالکیت کا تصور بدرجہ اتم پایا جاتا ہے۔ پس اللہ سے ذکر شروع کرکے جب "رب" فرمایا تو اس میں بہت سے لوگ رب بنتے ہوئے دکھائی دیئے جو واقعتاً ربوبیت کرتے ہیں۔ بعض امیر قومیں غریب قوموں کی ربوبیت کرتی ہیں۔ مائیں اپنے بچوں کی ربوبیت کرتی ہیں۔ باپ اپنی بیویوں اور بچوں کی تربیت کرتے ہیں۔ دوست عزیز اپنے اقارب کی ربوبیت کرتے ہیں۔ ربوبیت کا نظام تو ساری کائنات میں جاری ہے۔ ایک زمیندار ربوبیت کر رہا ہے جب آپ کے لئے وہ فصلیں اگاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ وہ ہے جو رب العالمین ہے وہ سب جہانوں کا رب ہے درحقیقت وہی رب ہے اور تمہیں وہم ہے کہ تم بھی ربوبیت کی کچھ مثالیں اپنے اندر رکھتے ہو۔ رحمان بھی وہی ہے اور رحیم بھی وہی ہے۔ یہ تمام باتیں کھل کر روز روشن کی طرح اس وقت تمہیں سمجھ آئیں گی جب یوم الدین آئے گا۔ جب اللہ کے سوا کوئی مالک نہیں رہے گا۔ مالک پہلے بھی نہیں مگر اب میں دوسرے یوم الدین کی بات کر رہا ہوں۔ ایک تو روزمرہ کا یوم الدین ہے وہ اگر تم نہیں دیکھ سکتے، نہیں سمجھ سکتے تو ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ نہ اس کے سوا کوئی رب رہے گا اور ربوبیت کی ادنیٰ سے بھی صفت اس میں موجود نہیں ہوگی۔ یعنی اس کے لئے جو Event Horizon ہے جب کہ تمام صفات سے چیزیں عاری ہو جاتی ہیں۔ تو جیسے مادی دنیا کا ایک بلیک ہول ہوتا ہے اسی طرح روحانی دنیا کا ایک بلیک ہول آنے والا ہے جس میں تمام مخلوق ایک غشی کی حالت میں ہوں گی۔ پھر جب خدا اپنے جلوے دکھائے گا تو جو اسرافیل کا صور پھونکنا ہے، دوسرا صور اس سے مراد یہ ہے کہ از سرنو صفات تقسیم ہوں گی۔ اور از سرنو جو صفات تقسیم ہوں گی وہ آنکھیں بند کرکے ہر ایک کو اسی طرح واپس نہیں کردی جائیں گی جیسے اس نے سنبھالی ہوئی تھیں وہ استحقاق پر ہوں گی۔ جس نے حقیقتاً رب سے تعلق رکھا تھا اس وقت اس کو ربوبیت کی صفات عطا کی جائیں گی، وہ کن معنوں میں ہیں اس کی تفصیل ہم نہیں جانتے۔

مگر ایک مثال حضرت ابراہیمؑ کی صورت میں (-) آنحضرت ﷺ نے سمجھائی ہے جس کا مطلب ہے کہ ربوبیت کی کچھ شکلیں وہاں ضرور جاری ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آپ نے جو روحانی دنیا کی سیر کی ہے اس میں یہ دیکھا کہ ابراہیم علیہ السلام بہت لمبے قد کے ہیں اور آپ کے سپرد ان سب بچوں کی تربیت ہے جو بلوغت کی عمر سے پہلے جب کہ شریعت ان پر نافذ نہیں ہوئی تھی اس سے پہلے پہلے دنیا سے چلے گئے۔ ان کی تربیت کی کیا ضرورت ہے وہ تو معصوم ہیں۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ معصوم نہ صرف سزا کا مستحق نہیں ہوتا مگر جزاء کا بھی مستحق نہیں ہوتا۔ وہ معصومیت جو ناطاقتی کے نتیجے میں ہے اس معصومیت کی نہ جزا، نہ سزا، تو وہ سزا جزا کے دور سے گزرنے کے نتیجے میں جو صلاحیتیں چمکتی ہیں اور جن سے قرب الہٰی گہرائی میں اتر کر نصیب ہونا شروع ہوتا ہے، وہ تعلق معصومیت کی حالت میں نہیں ہوتا یعنی وہ معصومیت جو بلوغت سے پہلے کی معصومیت ہے۔ اس کے متعلق فرمایا کہ وہ کمی جو رہ گئی تھی ان کے نشوونما میں، قیامت کے بعد جب فیصلے ہو چکے ہوں گے، ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد یعنی ابراہیمی طاقتیں جن سے طیور کی آپ نے پرورش فرمائی تھی وہ طاقتیں ہیں ابراہیم کی جو اس وقت جلوہ گر ہوں گی اور ان بچوں کی روحوں کی تربیت کریں گے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ وہاں تربیت کا مضمون ہی کوئی نہیں رہتا تو میں اس کو بتاتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر اور کون سمجھتا ہے۔ باقی کیسے مربی ہوں گے ہم نہیں جانتے مگر یہ میں جانتا ہوں کہ ابراہیم مربی ہیں تو محمد رسول اللہ ﷺ ضرور مربی ہوں گے کیونکہ وہ سب مربیوں سے افضل ہیں سب سے زیادہ ربوبیت کی صفات آپؐ نے حاصل فرمائی تھیں تو اگر بچوں کی تربیت پر مامور ہیں تو آنحضرت ﷺ اس دور میں اپنی امت کی اور بالغ لوگوں کی جو بالغ ہو کر مرے ہیں ان کی کسی نہ کسی رنگ میں تربیت فرما رہے ہوں گے۔ اور یہ بھی جنت کے مشاغل میں سے کچھ مشاغل ہیں۔

تو مراد یہ ہے کہ "مالک یوم الدین" کا ایک جلوہ ہے کلیتہً نہتہ کر دینے کا۔ ہر چیز جس کو انگریزی میں کہتے ہیں As you Were اپنے اصل کی طرف لوٹ جائے گی۔ Square One جہاں سے کام شروع ہوا تھا۔ اللہ سے تعارف شروع ہوا، مالک پہ وہ تعارف دوبارہ اللہ کی ذات میں جا کر ختم ہوا۔ ویسا ہی نظارہ ہوگا تمام کائنات اپنی صفات سے کلیتہً عاری ہو جائے گی۔ یہ وہ موت ہے جو کامل موت ہے۔ اس موت سے پھر دوبارہ نشوونما ہوگی اور صور پھونکنے کا مطلب یہ نہیں کہ وہ بگل بجایا تو مردے جی اٹھیں گے۔

خدا تعالیٰ کی صفات حسنہ کا پھونکنے سے تعلق ہے (-) جب میں اپنی روح پھونکوں گا آدم میں تب تم نے اس کو سجدہ کرنا ہے۔ تو وہ بگل کا بجانا اور یہ بگل میں پھونکنا دراصل وہ صفات باری تعالیٰ ہیں جو اس دنیا سے تعلق رکھتی ہیں۔ پس اس پہلو سے فرشتوں کے دو پہلو بنتے ہیں ایک وہ جو اس دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں اور ایک وہ جو آخرت کے لئے مقرر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ویسے فرماتا ہے، چار صفات اپنی بیان فرماتا ہے۔ رب، رحمان، رحیم، مالک۔ اللہ تو ذاتی اسم ہے اور چار صفات سے تعلق رکھنے والے فرشتے اس دنیا میں تمام عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں لیکن قیامت کے بعد جو عرش ہے اس کے متعلق فرمایا (-) اس دن عرش کو آٹھ نے اٹھایا ہوا ہوگا۔ تو جس طرح ہم سے ایک روح نکلے گی جو اعلیٰ درجے کی روح ہوگی جو اس دنیا سے تعلق رکھنے کے لئے موزوں ہوگی۔ اسی طرح فرشتوں کا ایک اعلیٰ تر جلوہ رونما ہوگا۔ گویا چار کی بجائے آٹھ ہو جائیں گے اور یہ جو دگنا جلوہ یا دوسری نوعیت کا جلوہ ہے یہ صور اسرافیل میں ظاہر فرمایا گیا ہے۔

خدا تعالیٰ کی کچھ صفات ہیں جو ہم میں پھونکی گئیں جن سے ہم نے اس دنیا میں زندگی پائی، اس دنیا میں ہم نے نشوونما حاصل کی، روحانی ترقیات کیں۔ وہ سب صفات واپس لوٹیں گی اور پھر بڑھا کر دی جائیں گی اور ہر ایک کو اس کا حصہ رسدی اس کے عمل کے، اس کے استحقاق کے مطابق خدا تعالیٰ کے جلوے پھر بانٹے جائیں گے، یہ دوسرا صور ہے۔ پہلا صور زندگی بخش، ابتدائی زندگی والا بھی پہلا صور ہے اور موت کے وقت بھی ایک صور ہے جو واپسی کا حکم دے گا۔ پس اصل اسرافیل وہ ہے جو تمام زندگی آغاز سے پیدا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کے جاری کردہ نظام کا منتظم ہے، اللہ کی طرف سے مقرر فرمایا گیا ہے۔ زندگی پیدا کرنے کی ساری طاقتیں اور صلاحیتیں اور سارا نظام اس کے تابع کام کر رہا ہے اور یہ صور بھی روزانہ پھونکا جا رہا ہے۔ ہر لمحہ پھونکا جا رہا ہے۔ جہاں موت زندگی میں بدلتی ہے وہاں یہ صور پھونکا جاتا ہے اس کے بغیر ہو ہی نہیں سکتا۔

پھر وہ صور جس کا ذکر ہے احادیث میں (کلام الہٰی) میں بھی ذکر موجود ہے، ایسا صور جس کے نتیجے میں سب کلیتہً کالعدم ہو جائیں گے۔ (-) سوائے اس کے جس کو اللہ چاہے۔ یہ وہ مضمون ہے جس کو میں نے درس میں چھیڑا تھا، ابھی اور اس پہ تحقیق باقی ہے۔ میرے نزدیک وہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں، حضرت موسیٰ نہیں۔ حضرت موسیٰ کو اٹھتے ہوئے دیکھا ہے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے۔ یعنی بہرحال یہ ابھی بحث طلب بات ہے کیوں کہ اس حدیث پر جب تک تحقیق نہ ہو اور تنقیحات نہ قائم ہوں ہم یقینی طور پر ابھی کوئی اعلان نہیں کرسکتے۔ مگر (کلام الہٰی) کے مطالعہ سے اور حضرت محمد رسول اللہ کی ذات کے تعارف سے دل یہ تسلیم نہیں کر سکتا کہ (-) محمد رسول اللہ کے سوا کوئی اور مراد ہو۔ اگر استثناء ہے تو اس کا ہونا چاہئے جس کو اکیلے کو سب کی شفاعتوں کی اجازت ہے تمام انبیاء بھی اس سے شفاعت پائیں گے۔

اس ضمن میں ایک یہ بھی بات لوگ کہتے ہیں جی جزوی فضیلت تھی۔ میں اس کا بھی ذکر کر دیتا ہوں۔ ہمارے علماء جو خصوصاً پرانے علماء ہیں ان سے لے کر آج کل کے علماء بھی اپنے دل کو مطمئن کرنے کے لئے کہتے ہیں یہ جزوی فضیلت ہے اور یہ ایک علماء کا موقف ہے اور اس سے انکار نہیں کہ بعض دفعہ نبی پر ایک غیر نبی کو ایک جزوی فضیلت ہوتی ہے۔ لیکن یہ مضمون وہ بھول جاتے ہیں کہ نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور غیر نبی کے تعلق میں ہے۔ اگر نبیوں پر تعلق باندھیں گے تو پھر جزوی فضیلت کا مضمون یہ ہو گا کہ انبیاء کی جو اصل شان ہے اس شان میں تو کسی کو محمد رسول اللہ پر فضیلت نہیں ہو سکتی مگر اس کی ثانوی پہلوؤں میں' جو نسبتاً ادنیٰ پہلو ہیں' ان میں ہو سکتا ہے کسی اور رسول کو محمد رسول اللہ ﷺ پر وہ جزوی فضیلت ہو۔ مگر قیامت کے دن اس واقعہ کو جزوی فضیلت قرار دینا میری سمجھ سے بالا ہے۔ وہ وقت جب تفریق کا وقت آئے گا' جب کہ اندھیروں اور روشنی کے درمیان فیصلے کئے جائیں گے اور ایسا وقت ہو گا کہ ساری کائنات کی توجہ گویا اس وقت پر مرکوز ہے۔ اس وقت حضرت موسیٰ کو فضیلت دے دی تو جزوی فضیلت کیسے ہو گئی۔ یہ نفس کے بہانے ہیں یا اگر نفس کے بہانے نہیں تو متقی بھی ایسا فیصلہ کر سکتے ہیں مگر ان کو زیادہ غور کا موقع نہیں ملا پھر۔

اس لئے میرا دل تو ایک لمحہ کے لئے بھی یہ مان نہیں سکتا خواہ آپ اس کو جزوی فضیلت کہیں یا کچھ اور کہیں کہ قیامت کے دن اس استثناء میں جس (-) کا ذکر (کلام الٰہی) فرماتا ہے کہ سب کلیتہً اپنی صفات سے عاری ہو جائیں گے سوائے اس ایک کے یا چند کے جن کو میں چاہوں' اس میں موسیٰ تو ہوں محمد رسول اللہ نہ ہوں۔ لازماً حدیث کے سمجھنے میں کوئی غلطی کی گئی ہے لیکن میں تحقیق کروا رہا ہوں الفاظ میں بھی غلطی ہو سکتی ہے بعض لوگوں کے اپنے جو تصورات ہیں یا سوچیں ہیں وہ بعض دفعہ ان کو بعض لفظوں کو سن کر بھی ان کو قبول کرنے پر آمادہ نہیں کر سکتیں۔ اس لئے وہ سمجھتے ہیں بعد میں شاید یہ لفظ کہا گیا ہو۔ جو ہماری مرضی کے مطابق ہے' وہ نہیں کہا گیا ہو گا۔ تو ایسے واقعات احادیث میں ملتے ہیں ایک جگہ نہیں کئی جگہ ملتے ہیں تو (اللہ نے چاہا تو) اس کی تحقیق کی جائے گی مگر اب میں واپس اسی مضمون کی طرف آتا ہوں کہ ملکیت سے کیا مراد ہے۔ "مالک یوم الدین" سے کہ وہ تمام صفات جن کو خدا نے مخلوق کو عطا کر رکھا ہو گا ان کی بھی صف لپیٹ دی جائے گی۔ کلیتہً مخلوق ان سے عاری ہو جائے گی سوائے ان کے یا اس کے جن کو اللہ چاہے کہ ان کو ہم نے اس سے عاری نہیں کرنا۔

اور میرے اس مؤقف کی تائید میں کہ وہ محمد رسول اللہ ہیں حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی ایک (بات) قطعی فیصلہ کن (-) ہے جو اس موقف کی تائید کرتی ہے آپ فرماتے ہیں کہ پہلی صفات میں دوسرے نبی ان معنوں میں حصہ دار ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ان کو ان سے حصے عطا کئے۔ بعضوں کو رحمانیت کا مظہر بنایا۔ بعضوں کو ربوبیت کا مظہر بنایا۔ بعضوں کو رحیمیت کا مظہر بنایا مگر مالک صرف محمد رسول اللہ بنائے گئے ہیں۔ مالکیت کا مظہر سوائے حضرت محمد رسول اللہ کے کسی اور نبی کو نہیں بنایا گیا۔ اور یہ یوم الدین کا رسول ہے۔ تو دونوں باتوں کی تائید ہو گئی کہ ایک یوم الدین تو بعد میں آئے گا ایک یوم الدین ہے۔ جو آ بھی چکا ہے یعنی آخری قیامت جو دنیا میں رونما ہونی تھی' وہ عظیم انقلاب جس میں ساری دوسری صفات چھین لی جائیں گی اور ایک ملکیت کے نقطے پر اکٹھی کر دی جائیں گی یہ اس طرح ظاہر ہوا یعنی حضرت (بانی سلسلہ) سے میں نے سمجھا کہ تمام دوسرے نبیوں کے فیوض کے چشمے ختم کر دیئے گئے۔ ایک ہی چشمہ جاری رہا (-)

کہ اب وہ بات نہیں کہ ہر چشمے سے جہاں سے تم چاہو فیض اٹھاتے پھرو۔ اب یہ قانون جاری ہوا ہے کہ جو اللہ کی اور اس رسول کی اطاعت کرے گا۔ (-) یہی وہ لوگ ہوں گے جو انعام یافتہ گروہ میں شامل ہوں گے۔ اسی یعنی (-) نبیوں میں سے' صدیقوں میں سے' شہیدوں میں سے اور صالحین میں سے۔ تو مالکیت کا جلوہ دیکھیں ظاہر ہو چکا ہے۔ کون اس جلوے سے آنکھیں بند کر سکتا ہے۔ تو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو اللہ نے روحانی طور پر یہ علم عطا فرمایا کہ نبیوں میں محمد رسول اللہ مالک ہیں اور کوئی نبی مالک نہیں ہے۔ کیونکہ مالک وہ ہو سکتا ہے جو باقی سب کو بے فیض کر کے ساری طاقتیں اپنی ذات میں اکٹھی کر لے اور یہ توفیق اللہ نے محمد رسول اللہ کو عطا فرمائی ہے اور آپ ہی کی ذات میں جلوہ گر ہوئی ہے۔ اس کے بعد آپ بتائیں کہ جزوی فضیلت آپ کیسے کہہ سکتے ہیں اس بات کو۔ یعنی محمد رسول اللہ اس وقت خدا تعالیٰ کی مالکیت کے جلوہ کا مظہر نہیں بنیں گے' موسیٰ بن جائے گا۔ اس سے سب کچھ واپس نہیں لیا جائے گا۔ پس وہ جو اس دنیا میں مالک سچا ثابت ہو چکا ہے اس کو قیامت کے دن اس مالکیت سے محروم کرنے کا کوئی تصور ہی نہیں ہو سکتا۔ علماء چاہے بخاری کی حدیثیں پیش کریں یا اور بھی جو کچھ لے کے آنا ہے انہوں نے لائیں۔ (کلام الٰہی) کے اس مضمون سے جو سورۃ فاتحہ سے بھی ثابت ہے دوسری آیات سے بھی ثابت ہے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے اس فتوے کے بعد جو اللہ سے علم پا کر آپ نے مالکیت کا مضمون بیان فرمایا ہے' اس کے بعد ایک لمحہ کے لئے بھی میرا دل یہ گوارا کر ہی نہیں سکتا ناممکن ہے کہ حضرت موسیٰ کو تو میں اس زمانے میں مالکیت کے جلوے کا حصہ دار اور اس میں شامل سمجھوں اور محمد رسول اللہ ﷺ کو ایسا الگ سمجھوں کہ تمام صفات سے آپ کو محروم کر دیا گیا گویا آپ مالک نہ رہے۔ تو ضرور اس میں اور باتیں ہیں اس پہ اور بھی میں نے غور کیا اس حدیث کے اندر' اس کے طرز بیان میں کچھ ایسے رخنے پائے جاتے ہیں جو ثابت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا کلام پوری طرح یہ نہیں ہو سکتا اس کے اندر دلائل موجود ہیں لیکن جب میں وہ مزید اور باتیں کچھ دریافت کروں' غور کر لوں پھر (اللہ نے چاہا تو) آپ کے سامنے پیش کروں گا۔

تو اب اتنا میں بتاتا ہوں کہ "مالک یوم الدین" کے متعلق جو ان کو خیال گزرا ہے۔ ٹھیک خیال گزرا ہے۔ بظاہر زمانے کے ساتھ تعلق ہے مگر ان دو معنوں میں دراصل اس کا زمانے کے ساتھ تعلق ہونا خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات کے منافی نہیں ہے۔ کیونکہ ایک تعریف جو ہم نے بیان کی یہ مطلب تو نہیں کہ وہ لازماً خدا اس تعریف کا پابند ہی ہو گیا ہے۔ وہ تعریف ایک حد تک خدا کی ذات پر صادق آتی ہے اور اسی حد تک صادق آتی ہے جس حد تک اس کی سبحانیت کو زخمی نہیں کرتی۔ کوئی تعریف خدا تعالیٰ کی ذات پہ صادق نہیں آسکتی جو اس کے سبحان ہونے کے مضمون کے منافی ہو۔ اور جہاں حمد پائی جائے اور تعریف سے مراد ہے Defination جہاں غلطی کوئی نہیں ہے۔ خدا کی ذات پر کوئی داغ نہیں ڈالنے والی' اور حمد کے مضمون کو بیان کرنے والی ہے وہ لازماً درست ہے اسی حد تک اطلاق پائے گی۔ پس زمانہ اگر ان معنوں میں بھی نہ پایا جائے کہ مخلوق کو زمانہ عطا کر دیا اور ان زمانوں سے مستغنی ہو گیا۔ اور ان زمانوں کے مطابق اس کے اقتضاء کو پورا ہی نہیں کر رہا تو یہ زمانہ نہ پایا جانا اس کی ازلیت کی نشانی ہے نہ اس کی ابدیت کی بلکہ اللہ تعالیٰ پناہ دے ایک قسم کی بے رخی اور موت کی دلالت ہے۔

پس جہاں جہاں زمانہ کے تصور میں کوئی ناقص معنے ہیں ان سارے تصورات زمانہ سے اللہ مستغنی ہے اور بالا ہے۔ جہاں زمانہ کا کوئی تصور خدا کی ذات میں پایا جانا اس کی تسبیح کرتا ہے اور اس کی حمد بیان کرتا ہے وہ زمانے کا تصور لازماً اللہ تعالیٰ کی ذات میں پایا جاتا ہے۔ پس یہ بھی اس رؤیا کا حصہ ہے۔ یہ سوچ جو میں نے بیان عرض کیا تھا کہ وہ پھوٹی ہے اس سے اور پھر رویاء کے ساتھ ختم نہیں ہوئی بلکہ چشمے کی طرح جاری ہو گئی اور بہت سے ایسے مضامین ہیں اور جو اس میں بیان کرنے والے ہیں۔

میں نے گزشتہ خطبے کے بعد جب لوگوں نے یہ بتایا کہ اوپر سے گزر گیا ہے اور وغیرہ وغیرہ تو گھبرا کر میں نے کہا کہ پھر کیا فائدہ ان بے چاروں کو تنگ کرنے کا۔ جب بات ہی نہیں سمجھیں گے تو بعد میں کسی کتاب کی صورت میں پیش کر دیں گے۔ لیکن ایک شخص نے ایک بہت دلچسپ بات کہی اور اس کا شعر تو وہ نہیں پڑھا مگر مضمون یہی تھا۔

بہرہ ہوں گر تو چاہیئے دونا ہو التفات
سنتا نہیں ہوں بات مکرر کہے بغیر

کہ ٹھیک ہے ہم بہرے ہیں مگر بہروں کو چھوڑ تو نہیں دیا کرتے اونچی بولا کرتے ہیں' بار بار بولا کرتے ہیں۔ تو آپ کچھ اونچی بولیں' کچھ سمجھانے کی کوشش کریں بجائے اسکے کہ دس خطبوں کی بجائے ایک خطبے میں بات ختم کرنے کا فیصلہ کر لیں' ایک خطبے کی بجائے دس خطبوں میں بات کرنے کا فیصلہ کریں۔ تو پھر ہمیں امید ہے کہ ہم (اللہ نے چاہا تو) اس مضمون سے فیض پائیں گے تو وہ بات میرے دل کو لگ گئی اس لئے آج بجائے اس کے کہ میں جلدی جلدی حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے حوالے پڑھ کر آپ کے سامنے اس مضمون کو ختم کرنے کی کوشش کرتا' اب اللہ کے حوالے ہے جس حد تک خدا تعالیٰ توفیق بخشے گا وہ چیز' وہ سلسلہ خیالات یا حقائق کی جستجو کا جو سلسلہ تھا جو اس رویا سے پھوٹا جس کو میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک غیر معمولی رہنمائی کرنے والی رؤیا تھی اس میں میں اکیلا شامل نہیں رہوں گا بلکہ (اللہ نے چاہا تو) حسب توفیق آپ کو بھی شامل کرتا رہوں گا۔

اور لطف کی بات یہ ہے کہ اس مضمون پر غور کرتے ہوئے جو خود پھوٹ رہا تھا جہاں کہیں اٹکا' بعض دفعہ ایک ایک دو دو دن اٹکا رہا اور بات نہیں کھلی تو جب میں نے دعا کی تو فوراً اس کا جواب مل گیا اور پھر وہ بات چل پڑی۔ تو جو باقی سلسلہ ہے وہ بھی دعا کے سہارے جاری ہے اور (اللہ نے چاہا تو) اس کی ضرورت بھی میں محسوس (کرتا ہوں)۔ یہ وقت ایسا ہے' یہ دور کہ ہمیں لازماً صفات باری تعالیٰ کے مضمون پر گہرے غور کی ضرورت ہے۔ بعض لوگوں نے مجھے لکھا کہ ہم غور شروع کر چکے ہیں۔ جامعہ کے پرنسپل میر محمود احمد صاحب ناصر نے بھی اپنے طلباء سے پوچھا کیوں جی غور شروع ہو گیا۔ اس سے مجھے خیال آیا کہ کس طرح غور کریں گے خود بخود (-) یہ ایسی باتیں کہیں گے ضرور مگر اس کو غور نہیں کہتے۔ یہ مضامین گہرے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب تک روشنی نہ دکھائی جائے اور (کلام الٰہی)' حدیث اور حضرت (بانی سلسلہ) کی عبارتوں کو آپس میں جوڑ کر ان پر اجتماعی غور نہ کیا جائے اس وقت تک صفات باری تعالیٰ پہ غور محض حمد کہنے پر یا قادر کہنے پر یا علیم اور حکیم کہنے پر ہو ہی نہیں سکتا۔

پھر اس غور میں اور بھی مسائل ہیں جوڑے جوڑے خدا کہتا ہے ہم نے پیدا کیا اور صفات کے بھی اکثر جگہ جوڑے جوڑے ہی بیان فرمائے ہیں۔ علیم حکیم۔ علیم قدیر' رحمان رحیم' تو یہ بھی بڑا وسیع مضمون ہے کہ وہ جوڑے کیا معنے رکھتے ہیں۔ ان میں زمانہ تو نہیں پایا جاتا مگر ان کے ملنے سے دوسری صفات پھوٹتی ہیں جس طرح Chemical Reaction سے دو چیزوں کو ملانے سے ایک اور Synthesis ہوتا ہے ایک اور چیز پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح وہ تو وقت کی محتاج ہے مگر خدا کا یہ جو صفات کا تعلق نئے مضمون کو پیدا کرتا ہے یہ وقت سے بالا ہے۔ یہ فرق ہے کیونکہ (-) اپنی مخلوق سے وہ مشابہ نہیں ہے۔ اس لئے جب ہم مثالیں بیان کرتے ہیں تو صرف سمجھانے کی خاطر ورنہ حقیقت میں اس سے زیادہ آگے یہ بات خدا کے اوپر اطلاق نہیں پاتی۔ پھر خدا تعالیٰ کے اپنے کلام کے حوالے سے اس مضمون کو مزید سوچا جا سکتا ہے تو اب چونکہ وقت ہو گیا ہے (اللہ نے چاہا تو) باقی باتیں پھر' اسم اعظم بھی بتانے والی بات ہے اسم اعظم کس کو کہتے ہیں' کیا معنے رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا لفظ مشتق ہے یا جامد ہے۔ یہ چار صفات کیوں چنی خدا تعالیٰ نے اور باقی صفات کو کیوں چھوڑ دیا وغیرہ وغیرہ۔ یہ مضمون کچھ تو میں پہلے سورہ فاتحہ کی (تشریح) میں بیان کر چکا ہوں لیکن کوشش کروں گا کہ ان کے علاوہ کچھ مضامین جن کا اس زمانے والی بات سے تعلق بنتا ہے جس حد تک ممکن ہے وہ بیان کروں اور پھر خواہ میرے نزدیک تعلق بنے یا نہ بنے' صفات باری تعالیٰ کا اسماء کا جو مضمون ہے یہ اور بھی جس طرف ہمیں لے کے جائے

گا۔ کوئی پابندی تو نہیں کہ صرف زمانے کے حوالے سے بات ہو۔ اس رویا کا ایک یہ بھی مقصد ہو سکتا ہے کہ اسماء کی بات کرو اور اسماء ہیں جو ہر چیز کا منبع ہیں اور اس سے مزید ترقیات عطا ہوں گی اور ہم ایسے دور میں ہیں کہ آئندہ کا زمانہ ہمارے سپرد کیا جانے والا ہے۔ (۔) اور خدا نے ہم عاجزوں اور لمحوں کو چن لیا ہے تو وہی طاقت بخشے گا وہی صلاحیتیں عطا کرے گا' لیکن وہ صلاحیتیں اسماء باری تعالیٰ پر غور کے نتیجے میں حاصل ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار الفضل قادیان - 21- جولائی 1937ء

ہماری تاریخ

الفضل ۲۱۔ جولائی ۱۹۳۷ء مولوی عبدالرحمان صاحب مولوی فاضل کو نیشنل لیگ قادیان کا ایڈریس۔

۱۱۔ جولائی۔ مولوی عبدالرحمان صاحب مولوی فاضل کے اعزاز میں نیشنل لیگ قادیان کا جو جلسہ منعقد ہوا اس میں چوہدری ظہور احمد صاحب جنرل سیکرٹری نیشنل لیگ نے مندرجہ ذیل ایڈریس پیش کیا:۔

حضرت (امام جماعت الثانی ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) محترم مولوی عبدالرحمان صاحب فاضل (سلام و دعا)

سلسلے کی تاریخ میں ظلم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے رضاکارانہ طور پر قید و بند کے مصائب جھیلنے کا اولین فخر ہمارے محترم بھائی کو حاصل ہوا ہے۔ اور ہم یہاں اس غرض سے جمع ہوئے ہیں کہ ان کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کریں۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ پر جو مظالم روا رکھے گئے وہ ایک طویل داستان ہے جو قلیل وقت میں بیان نہیں ہو سکتی۔ اور ہم اس احساس سے لبریز ہیں کہ وہ جھوٹا مقدمہ جو آپ اور آپ کے رفقا کے خلاف دائر کیا گیا وہ ان مظالم کی ایک کڑی ہے۔ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ سلسلہ ہے۔ اس کے مقاصد خود اللہ تعالیٰ کے مقاصد ہیں اور کوئی طاقت ان مقاصد کی تکمیل میں روک نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ہم ان مظالم سے ہراساں نہیں۔

یہ ظلم ہمیں اپنے مقصد سے دور نہیں کر سکتا۔ بلکہ یہ ہمارے ایمان اور اخلاص کا امتحان ہے ہم میں سے ہر ایک شخص دل کی انتہائی گہرائیوں میں یہ تڑپ رکھتا ہے کہ سلسلے کی عزت اور حفاظت کے لئے امامت حقہ کے منصب اور وقار کے تحفظ کے لئے اپنا ذرہ ذرہ نثار کردے۔ اور ہم دعا بھی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس خواہش کو حقیقت بنائے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ ایک نفس کا دھوکا ہو۔ لیکن مکرمنا آپ کا وجود بلاشبہ قابل صد ناز ہے۔ آپ کا امتحان ہوا اور آپ کے عمل نے یہ ثابت کر دیا کہ آپ ایمان کی حقیقی حلاوت سے بہرہ ور ہیں۔ ہم اگرچہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اس معیار قربانی کو سامنے رکھتے ہوئے جو ہمارے نصب العین میں داخل ہے یہ قربانی کوئی ایسی نہیں جسے ہم عظیم الشان قرار دے سکیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی نگاہ تو دل پر ہے اور اس اصل کو مد نظر رکھتے ہوئے جس کا مشاہدہ ہم نے جیل کے حکام اور دوسرے لوگوں پر محسوس کیا ہم یہ باور کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آپ کا قدم اس درجہ استوار رہا کہ اگر اللہ تعالیٰ کی راہ میں آپ کو جان بھی دینی پڑے تو آپ کو گریز نہ ہو گا۔ مکرمنا! دنیا میں یوں بھی مصائب آتے ہیں اور انسان کو انہیں برداشت کرنا پڑتا ہے لیکن وہ دکھ اور وہ ذلت جو خدا تعالیٰ کی راہ میں برداشت کی جائے اس پر ہزار عزت نثار کی جا سکتی ہے۔ ہم آپ کے قید و بند کے مصائب جھیلنے پر ایک خوشی محسوس کرتے ہیں۔ اس لئے کہ آپ نے ایک ایسی عمدہ مثال قائم کی ہے جو سلسلہ کے وقار کو بلند کرنے اور باطل کو شکست دینے والی ہے۔ ہم یہ تو آرزو نہیں رکھتے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں امتحان میں ڈالے مگر ہمیں اس حقیقت کے اظہار سے بھی گریز نہیں کہ ہم میں سے ہر ایک شخص آپ پر رشک کرتا ہے کہ کاش اسے وہ فخر نصیب ہوتا جو آپ کو حاصل ہوا۔ ہم اپنی محترمہ بہن پر بھی فخر کرتے ہیں جس کے شوہر کو اللہ تعالیٰ نے یہ امتیاز بخشا۔ اور اس عزیز کو بھی جس کے والد محترم کو اللہ تعالیٰ نے یہ عزت بخشی۔ یہ سارا خاندان اس اعتبار سے قابل مبارکباد ہے اور ہم بصدق دل ان کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں۔"

یہ اس ایڈریس کا ایک حصہ ہے جو ہم آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

عورت کا کردار

ڈاکٹر فہمیدہ منیر "عورت کا کردار" میں مزید کہتی ہیں:۔

للہ سوچئے۔ خدا نے آپ کو کیا بنایا تھا۔ آپ کو کیا مقام دیا تھا۔ گھر والے آپ کو کتنا اونچا' کتنا بلند خیال' کتنا بلند کردار دیکھنا چاہتے ہیں اور آپ اپنے عمل سے کیا بننا چاہتی ہیں۔ معاشرہ آپ کی تقرری ایڈمنسٹریٹر کی جگہ کرنا چاہتا ہے۔ آپ کہتی ہیں اپنے طرز عمل سے کہ نہیں۔ میں تو مددگار کارکنہ بننا چاہتی ہوں۔

خدا نے آپ کو جنت کا امین بنایا یعنی اپنے بچوں کی نیک تربیت کرنے پر انہیں جنت کا حق دار بنایا۔ لیکن آپ اپنے عمل سے ان کا یہ حق بھیتی ہیں۔ خیانت کی مرتکب ہوتی ہیں۔ بلکہ اپنی جنت اپنا مقام بھی کھو بیٹھیں۔ کیوں۔ اپنا مقام کیوں بھولتی ہیں۔ اونچائی سے نیچے گرنے کی خواہش کیوں کرتی ہیں۔ کیا آپ کو اپنا آپ پیارا نہیں۔ کیا آپ کو اپنی اولاد عزیز نہیں۔ آپ روز محشر شرمندہ کیوں ہونا چاہتی ہیں۔ بلکہ روز محشر تو دور ہے معاشرہ تو یہیں اس دنیا میں آپ سے حساب کتاب لے گا۔ شکست کو اپنا مقدر کیوں بنانا چاہتی ہیں۔ یہ میں نہیں کہہ رہی آپ اپنے طرز عمل سے ثابت کر رہی ہیں کہ آپ وہ نہیں رہیں جو خدا تعالیٰ نے آپ کو بنایا تھا۔ وہ نہیں رہیں جو معاشرہ آپ کو دیکھنا چاہتا تھا۔ آپ کی ذرا سی سستی' کوتاہی' آپ کے بچوں سے بھی معاشرہ میں ان کا مقام چھین لے گی۔ آپ اپنے بزرگوں کا۔ اپنے چھوٹوں کا مقام پہچانئے۔ آپ کسی چھت کا درمیانی ستون ہیں۔ آپ کے ایک طرف بزرگ ہیں دوسری طرف ننھی پود۔ آپ مضبوط ہوں گی تو آپ کے بزرگوں کے اعصاب شکست سے محفوظ رہیں گے۔ وہ سفر آخرت کی تیاری مطمئن دل سے کر سکیں گے۔ ان کی زندگی سے لفظ کاش مٹ جائے گا۔ اور آپ کی آنے والی پود کو ایک محفوظ کردار اپنے حصار میں لے لے گا۔ وہ ہر بلا سے محفوظ رہ کر پروان چڑھیں گے۔ اور جب آپ کے دائیں بائیں والے ستون محفوظ ہوں گے تو آپ کے کندھے تھکاوٹ سے بچے رہیں گے۔

وعدہ کیجئے وعدہ میری بہن کریں کہ اچھی بہو اچھی بیٹی اچھی بیوی اور اچھی ماں ثابت ہوں گی۔

وعدہ میری بزرگ کریں کہ اچھی ماں اچھی ساس ثابت ہوں گی اور ایک وعدہ میں نے اپنے بھائیوں سے اپنے بیٹوں اور اپنے بزرگوں سے لینا ہے کہ وہ مرد ہیں۔ مرد ہر لحاظ سے مضبوط ہے اگر وہ کمزوری دکھاتا ہے پھر تو کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ آپ اس کی کمزوری پوچھیں گی تو اس کی کمزوری میں صرف یہ سمجھتی ہوں کہ وہ بات بات پر عورت سے مقابلہ کے لئے اور اسے نیچا دکھانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اس کی فتح تو مانی ہوئی ہے خدا نے اسے عورت کے لئے ناخدا بنا کر پیش کیا ہے۔ پھر وہ اپنے ماتحت کو ماتحت ثابت کر کے کیا منوانا چاہتا ہے۔ افسر افسر ہے اور اسے یہ ڈر کیوں ہو کہ ماتحت اس کی کرسی چھین لے گا۔ پھر وہ عورت سے کس بات پر لڑتا ہے کبھی بھائی کے روپ میں'۔ کبھی بیٹے کے روپ میں'۔ کبھی خاوند کے روپ میں۔ کبھی سسر کے روپ میں۔ سوچ لیجئے جب لڑائی ہوتی ہے تو دونوں برابر آجاتے ہیں۔ برابر آکر لڑتے ہیں۔ خدا نے آپ کو کرسی دی ہے۔ اونچا مقام دیا ہے۔ وہاں سے بات بات پر نیچے اتر کر لڑ جھگڑ کر اپنا آپ منوانا۔ چھی۔ چھی۔ کتنی بری بات ہے۔ ایسے افسر کی کیا قدر اپنے ماتحتوں کے درمیان رہ جاتی ہے جو اپنا کمرہ کرسی سہولتیں چھوڑ کر پہلے تو اپنے ماتحت عملے کے منہ در منہ آکر بحث کرلے۔ لڑائی کرے۔ اور منوائے۔ صرف یہی کہ میں افسر ہوں۔ افسر تو آپ ہیں۔ لہٰذا اپنے ماتحتوں سے جھگڑا کرنے کا کوئی فائدہ اس کے سوا کہ آپ کے گھر کی فضاء مکدر ہو جائے۔ لوگ آپ کو ایک نک چڑھا افسر سمجھ کر آپ کو مصنوعی عزت تو دیں گے۔ پیار نہیں دیں گے۔ دعائیں دیں گے دعا نہیں دیں گے۔ سوچیں آپ کی کہی ہوئی باتیں ان کا پیچھا نہیں چھوڑیں گی تو ان کی کہی ہوئی باتیں بھی آپ کو سکون اور اطمینان سے زندگی گذارنے نہیں دیں گی ساری عمر آسیب کی طرح آپ کا پیچھا کریں گی۔ پھر زندگی کی حقیقت پہچان جائیں کہ پانی کا ایک بلبلہ ہے۔ پھر ان جھگڑوں کا کیا فائدہ۔

یہ نہیں سمجھ لینا چاہئے کہ بیعت کے بعد اعمال کی کوئی ضرورت نہیں ہے بلکہ بیعت کے بعد حجت پوری ہو جاتی ہے پھر اگر اپنی اصلاح اور تبدیلی نہیں کرتا تو سخت جواب دہ ہے پس ضرورت اس بات کی ہے کہ سچے (فرمانبردار) بنو تاکہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں تمہاری قدر و قیمت ہو جو چیز کار آمد ہے اسی کی قدر کی جاتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

امریکہ چین تعلقات میں بہتری کی علامات

بتایا گیا ہے کہ امریکہ اور چین کے تعلقات کسی حد تک بہتر ہونے کی ایک یہ علامت بھی ہے کہ چین میں ستمبر کے مہینے میں خواتین سے متعلق ہونے والی کانفرنس میں امریکہ کی خواتین اول ہلیری کلنٹن شرکت کریں گی۔ ہو سکتا ہے کہ اس کا فیصلہ تو بہت پہلے کیا جا چکا ہو لیکن اعلان اس وقت کیا گیا جب ہیری وو کو چین سے ملک بدر کرکے انہیں جو سزا عدالت نے دی تھی اس سے بچا لیا گیا۔ ہیری وو کو چین میں دو مہینے تک حراست میں رکھا گیا اور ان پر الزام یہ لگایا گیا تھا کہ وہ امریکہ کے لئے جاسوسی کی سرگرمیوں میں ملوث تھے۔

کہا جاتا ہے کہ صدر امریکہ کی نیشنل سیکیورٹی ٹیم نے اس بات کی سفارش کی ہے کہ اقوام متحدہ کی طرف سے بیجنگ میں اگلے ماہ ہونے والی خواتین کی چوتھی عالمی کانفرنس جس میں عورتوں کے متعلق مختلف امور زیر بحث آئیں گے اور کوشش کی جائے گی ایسے باتوں کے متعلق فیصلے کئے جا سکیں جو ساری دنیا میں خواتین پر اثر انداز ہوں اس کانفرنس میں لیڈی ہلیری کلنٹن شرکت کریں۔ بعض ممالک میں جیسا کہ پاکستان میں اس کانفرنس میں شرکت کو بعض لوگوں نے نامناسب سمجھا ہے۔ اور ایسے بیانات سامنے آئے ہیں کہ اس کانفرنس کے ذریعے عورتوں کو ایسی آزادی مل جائے گی جو مرد و زن کے اخلاق کو تباہ کردے گی لیکن پاکستان کی وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے اس میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ وہاں ہم اپنا نکتہ نظر پیش کریں گے۔ اور کسی ایسی بات کو تسلیم نہیں کریں گے جو ہمارے دین سے مطابقت نہ رکھتی ہو۔

ooo

کرپشن میں پاکستان کا مقام

برلن میں ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل ایک ایسا ادارہ ہے جو دنیا بھر میں کرپشن کا ریکارڈ اکٹھا کرتا ہے۔ ڈان کے اختر علی نے لندن سے بتایا ہے کہ ان کی اس تنظیم کی حالیہ رپورٹ سے پتہ چلا کہ دنیا میں سب سے زیادہ کرپشن والے تین ملکوں میں سے ایک پاکستان ہے۔ وہ ممالک جن کا ریکارڈ بہت اچھا ہے ان میں نیوزی لینڈ ڈنمارک اور سنگاپور شامل ہیں۔ کرپشن میں سب سے زیادہ نمبر انڈونیشیا کو دیئے گئے ہیں۔ جس نے دس میں سے صرف 1.94 نمبر حاصل کئے۔ اس کے بعد چین کو جس نے نمبر 2.16 حاصل کئے اور تیسرے پاکستان کو جسے 2.25 نمبر ملے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ہندوستان کو 2.78 نمبر ملے اور اس طرح وہ ساتویں نمبر پر آیا۔ اس کے معاً بعد تھائی لینڈ ہے جسے 2.79 نمبر ملے اور اس کے بعد اٹلی کو 2.99 نمبر ملے۔

سب سے بہتر ممالک میں نیوزی لینڈ (9.55) ڈنمارک (9.32) اور سنگاپور (9.26) نمبر حاصل کئے۔ جرمنی جس کا تیرھواں نمبر رکھا گیا ہے اسے 8.14 نمبر دیئے ہیں اور برطانیہ کو 8.57 نمبر دیئے ہیں۔ یہ یورپین میں اوپر والے ملکوں میں شامل ہوتا ہے جن میں فن لینڈ' کینیڈا' سویڈن' آسٹریلیا' سوئٹزر لینڈ' ہالینڈ اور ناروے' شامل ہیں۔ یہ سب ملک برطانیہ سے بہتر ہیں۔ اور جرمنی سے بھی۔ آئرلینڈ کو 8.57 نمبر ملے ہیں یعنی اتنے ہی جتنے برطانیہ کو۔ اس رپورٹ کے ساتھ جرمن اخبار ویٔے اوشے نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔

ooo

سلمان رشدی

سلمان رشدی جس نے شیطانی آیات کتاب شائع کرکے ساری دنیا میں بدنامی لی اور مسلمانوں نے اس کی انتہائی مذمت کی حتیٰ کہ ایران کے آیت اللہ خمینی نے اس کے خلاف موت کا فتویٰ بھی دے دیا' بمبئی میں پیدا ہوا تھا۔ نوجوانی ہی میں اس نے اسلام ترک کر دیا اور کہا جا سکتا ہے کہ لامذہب ہو گیا۔ جب اس کے خلاف فتویٰ شائع کیا گیا تو ایک سال کے بعد اس نے کہا کہ وہ دوبارہ مسلمان ہو رہا ہے۔ لیکن اب بتایا گیا ہے کہ اس نے ایک اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ میں تو خدا تعالیٰ کے وجود پر ہی ایمان نہیں رکھتا۔ میرا مسلمان ہونا بالکل بے معنی تھا اور کہ میں نے اسلام کے قبول کرنے کا اظہار کرکے اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی۔ اس نے اپنی جان بچانے کے لئے اس عرصے میں تیس دفعہ اپنی رہائش گاہ بدلی ہے۔ اس کا خیال ہے کہ ایران کے ایک دو سفارت خانے اس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ اور وہ ایسے افراد کو انگلستان بھیجتے ہیں جو مجھے سونگھتے پھرتے ہیں۔ تاکہ جہاں بھی میرا پتہ چلے مجھے قتل کر دیا جائے۔ اسی سلسلے میں ایرانی سفارت خانے کے دو افراد کو برطانیہ بدر بھی کر دیا گیا تھا۔ رشدی نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ اپنی زندگی کے صحیح واقعات کو لکھنا چاہتا ہے لیکن اسے افسانوی رنگ دینے کی اسے خواہش نہیں ہے۔ اس نے ایک اور کتاب شائع کی ہے۔ جس کا نام ہے The Moors Last Sigh مورش لوگوں کی آخری آہ! اس کتاب میں غالباً کوئی افسانوی حقیقت ہی پیش کی گئی ہے۔ کیونکہ وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنی مرضی کے خلاف دو ڈھائی سال تک سیاسی لوگوں سے گفت و شنید کی ہے۔

ooo

وزیراعظم کا دورہ

کرغستان

جمعہ کے روز وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو جو سنٹرل ایشیا ریپبلکس کے دورے پر تھیں نے کرغستان کے شہر بشک میں کہا کہ پاکستان ان ملکوں کے ساتھ خاص طور پر کرغستان کے ساتھ تعلقات کو فروغ دینے میں دلچسپی رکھتا ہے۔ جب وہ وہاں پہنچیں تو انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ ہم تعاون کی ایک ایسی عمارت کھڑی کرنی چاہتے ہیں جس سے دونوں ملکوں کو بلکہ پاکستان اور ان سب ریاستوں کو فائدہ پہنچے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ کرغستان آنا میرے لئے ایسا ہی ہے جیسے میں اپنے گھر میں آئی ہوں میرے دورے سے تعلقات کو گہرائی ملے گی اور روز بروز مفید طور پر تعاون کرتے ہوئے مضبوط ہوتے چلے جائیں گے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ وہ ایک ایسے وقت میں کرغستان کا دورہ کر رہی ہیں جب یہاں کے لوگ ایک ہزارویں برسی اپنے شاعر مناس کی منا رہے ہیں ہمارا ان تقریبات میں شرکت کرنا اس بات کی یاد دہانی کراتا ہے کہ دونوں ملکوں کے باشندوں کے تاریخی ورثے ایک جیسے ہیں اور یہ دونوں یقیناً قریب سے قریب تر آتے چلے جائیں گے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کرغستان کے صدر اصغر اکائیف کے پاکستان کے دورے کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے تعلقات کو دوبارہ جاری کرنے میں یہ دورہ سنگ میل کی حیثیت رکھتا تھا۔ اور اس سے ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنے میں بہت مدد ملی ہے۔ اب بھی وہ کرغستان کے صدر سے دونوں ملکوں کے مفاد میں علاقے کے مفاد میں اور عالمی برادری کے مفاد میں گفت و شنید کریں گے۔

ooo

بی بی سی کے دفتر پر حملہ

گذشتہ دنوں اسلام آباد میں بی بی سی کے دفاتر پر جو حملہ ہوا تھا اس کی ذمہ داری کہا جاتا ہے کہ سپاہ صحابہ نے قبول کر لی ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے کہ ہدایت یہ دی گئی تھی کہ وہاں پر امن مظاہرہ کیا جائے۔ جن لوگوں نے حملہ کیا ہے اور توڑ پھوڑ کی ہے اگر ان کا پتہ چل گیا تو انہیں سپاہ صحابہ کی تنظیم سے الگ کر دیا جائے گا اور انہیں پولیس کے حوالے کر دیا جائے گا تاکہ وہ ان پر مقدمہ چلا سکیں۔ سپاہ صحابہ کے متعلق سنا گیا ہے کہ یہ بھی انہوں نے کہا ہے کہ اگر بی بی سی نے پھر سپاہ صحابہ کے متعلق کوئی فلم چلائی تو ان پر حملہ کیا جائے گا۔ اس حملے میں جو چند روز ہوئے کیا گیا تھا ڈینیل لاک کو زیادہ ضربیں آئیں اور کسی حد تک ظفر عباس بھی مجروح ہوئے۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے اور معلوم کرنا چاہتی ہے کہ یہ حملہ آور کون تھے۔ اس سلسلے میں وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے خصوصی ہدایات جاری کر دی ہیں۔

ooo

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز

مسل نمبر 30191 میں مبشرہ سعید زوجہ سید سعید الحسن قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ تاج پورہ بمبڑیال ضلع سیالکوٹ حال راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 25-3-95 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 58 گرام مالیتی سترہ ہزار روپے اور حق مہر ذمہ خاوند محترم دس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مبشرہ سعید مکان نمبر A 462 N.W گلی نمبر 6 محلہ راجہ سلطان سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی گواہ شد نمبر 1 سید سعید الحسن وصیت نمبر 27325 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 رحمت اللہ خان شاہد وصیت نمبر 19800 مربی سلسلہ۔

مسل نمبر 30192

I, Mrs. Nafisah Widow of Achmad Dainuri

پیشہ پنشنر عمر 75 سال بیعت 1946ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-3-1992 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/80000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ

Mrs Nafisah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انڈونیشیا گواہ شد نمبر1
Mir judin Sahid sy.
انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Nurul Mukminah
انڈونیشیا۔

مسل نمبر 30193 میں طیبہ صباحت ملک زوجہ ملک ہشام قمر قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1995-3-17 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم 2000$۔ 2۔ طلائی چوڑیاں چھ عدد وزنی نو تولہ مالیتی۔/1350$۔ 3۔ انگوٹھی ڈائمنڈ مالیتی۔/300$۔ تیس $ ماہوار حصہ آمد 95-3-17 سے ادا کریں گی) میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ طیبہ صباحت ملک کینیڈا گواہ شد نمبر1 ملک ہشام قمر وصیت نمبر 28436 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 محمد سعید وصیت نمبر10275۔

مسل نمبر 30194 میں شکیلہ اختر زوجہ افتخار احمد عزیز قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-3-18 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ 2500 روپے۔ اور زیورات طلائی 30 تولے مالیتی۔/4500$۔ تازیست S15 ماہوار حصہ آمد ادا کرنے کا وعدہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شکیلہ اختر کینیڈا گواہ شد نمبر1 افتخار احمد عزیز خاوند کینیڈا موصیہ گواہ شد نمبر2 محمد سعید وصیت نمبر10275۔

مسل نمبر 30195 میں مرزا منظور احمد ولد مرزا غلام رسول صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر71 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-3-19 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/700 کینیڈین $ (دو ہزار روپے پاکستانی) ماہوار بصورت کینیڈین پنشن + پاکستانی پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا

رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مرزا منظور احمد کینیڈا گواہ شد نمبر1 محمد سعید وصیت نمبر10275 سیکرٹری وصایا کینیڈا گواہ شد نمبر2 مرزا محی الدین مسل نمبر30196 کینیڈا۔

مسل نمبر 30196 میں مرزا محی الدین ولد گیانی واحد حسین قوم مغل برلاس پیشہ ملازمت عمر51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-3-19 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2500$ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مرزا محی الدین کینیڈا گواہ شد نمبر1 محمد سعید سیکرٹری وصایا کینیڈا وصیت نمبر10275 گواہ شد نمبر2 ملک ہشام قمر کینیڈا وصیت نمبر 28436۔

مسل نمبر 30197 میں یاسمین نذیر زوجہ ظفر احمد صاحب ہمایوں قوم جٹ آہیر پیشہ ملازمت عمر28 سال چھ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-3-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ۔/5000 روپے۔ اور زیور طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی۔/150$۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/600 $ ماہوار بصورت پارٹ ٹائم جاب مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ یاسمین نذیر کینیڈا گواہ شد نمبر1 ظفر احمد ہمایوں خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 محمد سعید وصیت نمبر10275۔

مسل نمبر 30198 میں قیصرہ ناہید زوجہ نثار احمد ہندل قوم ہندل پیشہ خانہ داری عمر30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-3-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ۔/10000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی 36 تولہ مالیتی۔/5400$ ۔ 3۔ نقد رقم۔/4000$۔ (پندرہ $ ماہوار حصہ آمد ادا کرنے کا وعدہ ہے) میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری لطف الرحمان ناز صاحب ابن مکرم چوہدری ثناء اللہ شبلی صاحب بوجہ نمونیہ قاہرہ میں بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائے۔

○ مکرم مولوی محمد جمیل صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ گزشتہ ہفتہ سے یرقان اور دیگر عوارض کی وجہ سے علیل ہیں۔ کمزوری بہت ہے۔ اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائے۔

○ مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صاحب ایکسرے سپشلیسٹ فیصل آباد کے دونوں گردے فیل ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائے۔

○ مکرم ناصر احمد بھلی صاحب مربی سلسلہ کی والدہ محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب (حال مقیم لندن) کو ایک ہفتہ قبل گرنے سے پسلیوں پر شدید چوٹیں آئیں۔ اور ان کی خوشدامنہ محترمہ شمیم بیگم سوز صاحبہ اہلیہ مکرم منظور احمد صاحب سوز سابق ناظر تعلیم قادیان دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ دونوں کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ والدہ ملک محمد اعظم نائب قائد تعلیم انصار اللہ پاکستان، منتظم اشاعت انصار اللہ ربوہ بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ درخواست دعا ہے۔

○ مکرم خواجہ مسعود احمد بٹ صاحب بدوملہی ضلع نارووال کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائے

○ جملہ طلباء و طالبات۔ جنہوں نے امتحانات دیئے ہوئے ہیں۔ کی کامیابی کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترم چوہدری افتخار احمد صاحب آف ماڈل ٹاؤن لاہور ۔بقضائے الٰہی حرکت قلب بند ہونے سے بعمر 63 سال 24۔ اگست 95ء کو وفات پا گئے۔ آپ موصی تھے ان کی میت ربوہ لائی گئی جہاں بعد از فجر بیت مبارک میں مکرم مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے ان کا جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے

نتیجہ سہ ماہی مقابلہ

مضمون نویسی مجلس

خدام الاحمدیہ پاکستان

○ بعنوان ایک مثالی خادم کے اوصاف
اول۔ مظفر احمد ظفر صاحب۔ کیسراں ضلع اٹک
دوم۔ محمد شکر اللہ صاحب۔ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
سوم۔ عامر احمد صاحب۔ ڈرگ کالونی کراچی

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل خدام نے امتیازی نمبر حاصل کئے۔

سعادت ظہیر ورک۔ (وحدت کالونی لاہور) اعجاز احمد شیخ (اسلام پورہ لاہور) منور علی شاہد (گلشن پارک لاہور) آصف الرحمان قمر (دارالذکر فیصل آباد) محمد افضل فاروق (علامہ اقبال ٹاؤن لاہور) مرزا ابرار احمد (ڈرگ کالونی کراچی) محمد احسن انجم (سٹیل ٹاؤن کراچی)۔

(مہتمم تعلیم)

گمشدگی

○ مکرم عامر وسیم ورک صاحب کی Study سے متعلق انگلش کی Summeries مورخہ 95-8-26 کو دارالعلوم شرقی ربوہ سے فیکٹری ایریا جاتے ہوئے راستے میں کسی جگہ پر گر گئی ہیں۔ جس کسی کو ملی ہوں تو براہ کرم صدر صاحب عمومی ربوہ کے دفتر میں پہنچا دیں۔

ضروری اعلان برائے

داخلہ ایم اے / ایم ایس سی

○ وہ تمام احمدی طلباء و طالبات جو ایم اے / ایم ایس سی میں داخلہ کے خواہشمند ہیں کے لئے ضروری ہے کہ وہ آج کل قومی اخبارات کا مطالعہ کرتے رہیں۔ کیونکہ ملک کی مختلف یونیورسٹیز میں ایم اے / ایم ایس سی میں داخلے ہو رہے ہیں۔ اور قومی اخبارات میں ان کے اعلان داخلہ شائع ہو رہے ہیں۔ نظارت تعلیم کوشش کرتی ہے کہ ان اعلانات کو الفضل میں بھی شائع کروایا جائے۔ تاہم بعض اوقات اس کوشش میں کارروائی کرتے ہوئے اعلان میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ اس لئے طلبہ سے درخواست ہے کہ وہ قومی اخبارات کا مطالعہ ضرور کریں تاکہ وہ باخبر رہیں کہ ایم اے / ایم ایس سی میں کس کس مضمون میں کس کس یونیورسٹی میں داخلہ جات ہو رہے ہیں۔ اور بروقت اپنے داخلہ کی کوشش کر سکیں۔

(نظارت تعلیم)

کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ قیصرہ ناہید کینیڈا گواہ شد نمبر1 نثار احمد ہندل خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 محمد طارق اسلام وصیت نمبر20635۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 30۔ اگست۔1995ء
درجہ حرارت کم از کم 22 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کراچی میں "سیز فائر" کی تجویز پیش کی ہے اور کہا ہے کہ اس کے بعد ۶ ماہ میں بلدیاتی الیکشن کرادیئے جائیں گے۔ اقتدار میں بھی حصہ ملے گا۔ انہوں نے غیر ملکی صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہم کراچی کے مسئلہ کا سیاسی حل چاہتے ہیں اور اس کے لئے بہت آگے جانے کو بھی تیار ہیں۔ ایم کیو ایم چھ ماہ کے لئے تشدد ختم کردے تو سندھ میں شراکت اقتدار کا فارمولا طے کرلیں گے۔ ایم کیو ایم والے بھی پاکستانی ہیں۔ انہیں کراچی میں امن کے لئے کردار ادا کرنا چاہئے۔ تشدد کی سیاست کی مذمت کریں توقع ہے کہ ہم انہیں اس پر قائل کرلیں گے۔ ایم کیو ایم جو کچھ حاصل کرنا چاہتی ہے اسے وہ مذاکرات سے ہی ملے گا۔ وزیراعظم نے کہا کہ ایم کیو ایم کو تشدد کا جرم تسلیم کرنا پڑے گا۔

○ بی بی سی نے وزیراعظم کے بیان پر کہا ہے کہ انہوں نے قیام امن گا گیند ایم کیو ایم کے کورٹ میں ڈال دیا ہے۔ وائس آف امریکہ نے کہا ہے وزیراعظم کا لہجہ تبدیل ہو گیا ہے۔ تاہم ایم کیو ایم خود کو بے قصور قرار دیتی ہے۔

○ ایم کیو ایم کے قائد مسٹر الطاف حسین نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر اور کراچی کی صورت حال بڑی حد تک ایک جیسی ہے۔ سندھ کے شہری علاقوں کے لوگوں کو پاکستان سے محبت کی سزا دی جارہی ہے کشمیریوں کے ساتھ ہیں ان کی آزادی کے لئے جو بھی مدد کرسکے ضرور کریں گے۔

○ ایک ماہ کے تعطل کے بعد حکومت اور ایم کیو ایم کے درمیان مذاکرات دوبارہ شروع ہو گئے ہیں۔

○ پنجاب کے بحران میں مسلم لیگ۔ (ن) بھی میدان عمل میں آگئی ہے۔ انہوں نے خاموش رہنے کی بجائے تحریک عدم اعتماد پیش کرنے پر غور شروع کردیا ہے۔ مسلم لیگ (ن) کے قائدین نے جونیجو لیگ کے بعض ارکان سے رابطے شروع کردیئے ہیں۔ مسلم لیگ (ن) نے صوبائی حکومتوں پر قبضے کے لئے پیپلز پارٹی کی کوششوں کا سخت نوٹس لیا ہے اور کہا ہے کہ خالصتاً مسلم لیگ (ن) کی حکومت قائم کی جائے گی۔

○ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ ہم نے پنجاب میں اپنی حکمت عملی طے کرلی ہے۔ وزیر اعلیٰ نواز شریف نامزد کریں گے۔ یہ واضح ہونے پر کہ وٹو امریکہ سے واپسی پر استعفیٰ دیتے ہیں ڈٹ جاتے ہیں۔ یا اسی تنخواہ پر کام کرتے ہیں ہم اپنے پتے شو کریں گے۔

○ پنجاب حکومت کی کارکردگی پر بے نظیر اور حامد ناصر چٹھہ کے درمیان گرماگرمی ہو گئی۔ پیپلز پارٹی کی طرف سے کہا گیا کہ وٹو نے وفاق کے فیصلوں پر عمل درآمد نہیں کیا جس کے باعث پنجاب میں حکمران جماعت کی مقبولیت کا گراف نہیں بڑھا۔ چٹھہ نے کہا کہ اس کی وجہ وٹو نہیں ہیں۔ ارکان کی شکایت پر غور وٹو کی امریکہ سے واپسی تک ملتوی کردیا گیا۔ پی ڈی ایف کا اجلاس اسلام آباد میں کئی گھنٹے جاری رہا۔

○ وزیراعظم نے تاجروں کو انکم ٹیکس گوشواروں میں مزید رعایت دے دی۔ اگر تاجر مزید مطالبے نہ کریں تو فی بچہ ۵۰۰ روپے کی بجائے ۱۲۰۰ روپے ماہانہ فیس ادا کرنے والے تاجروں سے ہی معلومات طلب کی جائیں گی۔ موبائل ٹیلیفون اور غیر ملکی دورے چھوٹے تاجروں کے مسائل نہیں اس لئے ان میں رعایت نہیں ملے گی۔

○ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ پنجاب کیا' ملک کی تقدیر کا فیصلہ تین چار ماہ میں ہونے والا ہے۔

○ شورکوٹ کے قریب پاک فضائیہ کا طیارہ گر کر تباہ ہو گیا۔ پائلٹ نے پیراشوٹ کے ذریعے کود کر جان بچالی۔

○ کراچی میں دہشت گردوں نے قصبہ کالونی میں ایک شخص کو بھتہ نہ دینے پر ہلاک کردیا۔

○ وزیراعظم بے نظیر نے کہا ہے کہ اخبارات ۳۶۵ دن شائع نہ ہوں ڈیوٹی اور ٹیکس واپس نہیں لیں گے۔ جب غریب عوام اور محنت کش طبقہ ٹیکس ادا کرسکتا ہے تو اخبارات کیوں ٹیکس نہیں دے سکتے۔ انہوں نے کہا کہ آزادی صحافت کی آڑ میں بے بنیاد الزام تراشی کی اجازت نہیں دیں گے۔

○ سابق سپیکر قومی اسمبلی مسٹر گوہر ایوب نے کہا ہے کہ سپیکر سے صلح کیسی؟ کوئی جائیداد کا جھگڑا نہیں اصولی بات ہے۔ سکھا شاہی چل رہی ہے۔ سپیکر کی آرڈی ننسوں کے بارے میں رولنگ سپریم کورٹ کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔

○ پاکستان اپنے دفاعی سامان کی مرمت امریکی کمرشل کمپنیوں سے کرائے گا۔ پریسلر ترمیم کے باعث امریکہ کی طرف سے اظہار معذوری کے باعث کمرشل زخوں پر مرمت کرانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ دفاعی سامان درست حالت میں جلد پاکستان پہنچنا شروع ہو جائے گا۔

○ اخباری مالکان کی انجمن اے پی این ایس نے اعلان کیا ہے کہ اخباری صنعت کو بحران سے بچانے کے لئے ۴۔ ستمبر کو علامتی ہڑتال کی جائے گی۔

ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی دوا
گیس ٹربل۔ قبض۔ بدہضمی۔ کمی بھوک
ہاضموں رجسٹرڈ
خط لکھ کر بذریعہ وی پی طلب کریں
نصرت دواخانہ ربوہ

Contact
DAUD AHMED NASIR
ARTIST
SHOW® LINE
NEON SIGN,
PLASTIC SIGN.
HOARDINGS BOARD,
BANNERS,
SCREEN PRINTING
TEL : 042 - 7584166
57 - FEROZEPUR ROAD ICHRA ADDA LAHORE

بہترین میٹریل اور شاندار رزلٹ کیلئے
اعتماد کا نام
الطاہر سیٹلائٹ سسٹم
اقصیٰ روڈ بوٹا مارکیٹ ربوہ
فون : EX : 211806

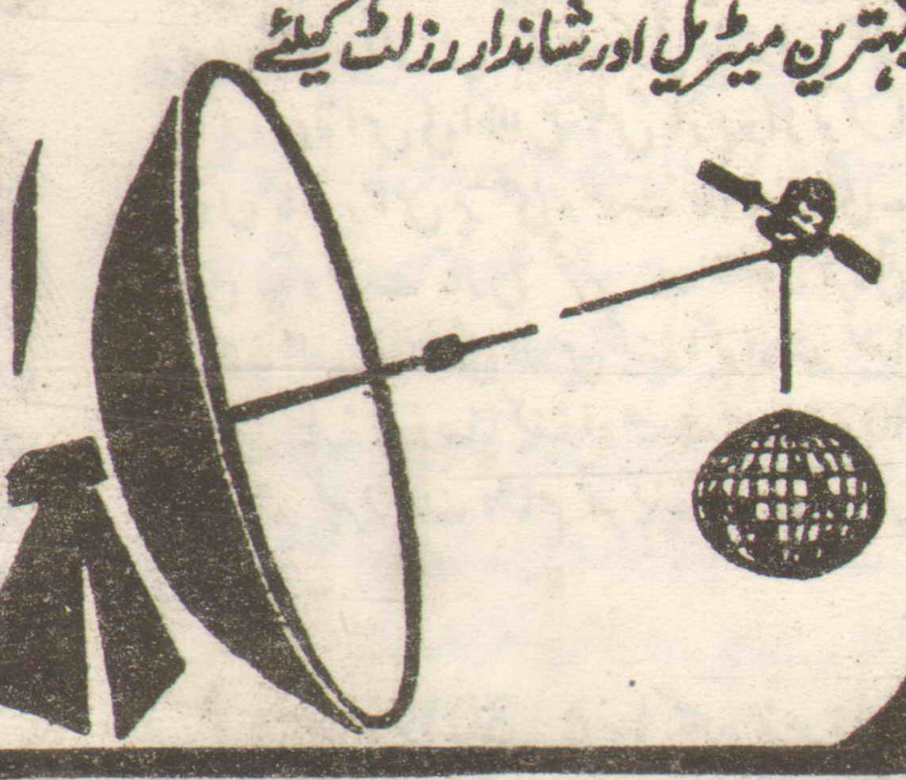

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز۔
الکریم جیولرز
بازار فیصل کریم آباد چورنگی
کراچی
پروپرائیٹرز:
میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز
فون : ۶۳۲۵۵۱۱
۶۳۳۰۳۴۴

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں ● کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
● زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں وسیم احمد
فون : دوکان 837 : گھر 212175

مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۱۲۵ روپے ۔ ۴۰ گرام ۲۵۰ روپے ۔ ۱۰۰ گرام ۶۲۵ روپے
اکسیر اولاد نرینہ
۱۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کے لئے معقول کمیشن!
ناصر دواخانہ۔ گول بازار، ربوہ
فون نمبر 04524-212434 ۔ فیکس نمبر 534